بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — Regd. No. L 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

# الفضل لاہور

تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم :- سہ شنبہ — ۶ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ

جلد ۳/۴۳ | ۵ اخاء ۱۳۳۳ ش * ۵ اکتوبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۶۷


## پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب اپنے نئے عہدے کا چارج لینے کیلئے کراچی تشریف لے گئے

### آپ کراچی یونیورسٹی میں شعبۂ نفسیات کے صدر مقرر ہوئے ہیں

لاہور ۴ اکتوبر۔ گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب، ریٹائر ہونے کے بعد کل صبح خیبر میل سے کراچی تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کراچی یونیورسٹی میں شعبۂ نفسیات کے صدر مقرر ہوئے ہیں۔ گورنمنٹ کالج کے طلباء ممبران اسٹاف، محکمۂ تعلیم کے اعلےٰ افسران، دوست احباب اور عقیدت مند حضرات کے ایک کثیر مجمع نے لاہور ریلوے اسٹیشن پر آپ کو پُرخلوص جذبات اور دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا اور بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ آپ کو الوداع کہنے والوں میں ڈائرکٹر محکمہ تعلیم پنجاب پروفیسر سراج الدین صاحب گورنمنٹ کالج کے نئے پرنسپل خواجہ منظور احمد صاحب، امیر جماعتِ احمدیہ لاہور چوہدری اسد اللہ خاں صاحب اور شیخ بشیر احمد صاحب سینئر ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ آف پاکستان کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مکرم قاضی محمد اسلم صاحب جن کی عمر اس وقت ۵۹ سال ہے ۱۹۲۱ء سے گورنمنٹ کالج سے وابستہ چلے آرہے ہیں۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے فلسفے میں ایم اے کرنے کے بعد کیمبرج یونیورسٹی سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم و تدریس کے تینتیس سالہ عرصہ میں آپ کی توجہات فلسفہ اور نفسیات کے مضامین کو ترقی دینے کے لئے وقف رہیں۔ آپ

(باقی صفحہ ۸ پر)

## ملتان۔ لائلپور، مظفرگڑھ اور منٹگمری کے ضلعوں میں سیلاب کی صورت حال ابھی تک تشویشناک ہے

### سندھ میں پنجاب کے دریاؤں کے سیلاب سے فی الحال کوئی خطرہ نہیں

لاہور ۴ اکتوبر۔ سیلاب کی تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ملتان، لائلپور، مظفرگڑھ اور منٹگمری کے ضلعوں میں صورت حال ابھی تک تشویشناک ہے۔ سید ھنائی بند میں خوشحال پور کے نزدیک چھ جگہ شگاف پڑ گئے ہیں۔ جن سے پندرہ ہزار کیوسک پانی خارج ہو رہا ہے۔ خانیوال شورکوٹ سیکشن کے درمیان ریلوے لائن ٹوٹ گئی ہے۔ اس لئے چناب ایکسپریس کو لاہور کے راستے گذارا جا رہا ہے۔ سید ھنائی میں راوی کناروں سے باہر نکلا ہے۔ اور ضلع لائلپور میں پھیلتا جا رہا ہے۔ کبیر والا نہر میں بھی شگاف پڑ گیا ہے۔ جس سے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پچھتر دیہات زیر آب ہو گئے ہیں دریائے راوی کا پانی منٹگمری کے علاقے میں خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔ منٹگمری اور اوکاڑہ کے پچپن دیہات میں سیلاب آگیا ہے مظفرگڑھ کے علاقے میں دو لاکھ چھیاسی ہزار ایکڑ زمین زیر آب آگئی ہے۔ چنیوٹ میں حالت معمول پر آگئی ہے۔ پنڈی بھٹیاں سرگودھا روڈ پر آمد و رفت شروع ہو گئی ہے

گورنر پنجاب مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ نے پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک فنڈ قائم کیا ہے۔ انہوں نے اپیل کی ہے کہ لوگ اس فنڈ میں فیاضانہ طور پر عطیے دیں۔ چندوں کی فراہمی کے لئے ضلع وار امدادی کمیٹیاں بھی بنا دی گئی ہیں۔

ادھر سندھ میں پنجاب کے دریاؤں کے سیلاب سے فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے۔ آج سندھ کے وزیر تعمیرات قاضی عبدالمنان نے ایک انٹرویو میں کہا کہ سکھر پر دریائے سندھ کے پانی کا اخراج چار لاکھ بائیس ہزار کیوسک ہے پنجاب کے سیلاب سے آنے والے پانی کی توقع تھی سکھر میں کسی قسم کے خطرہ کے بغیر چھ لاکھ کیوسک پانی خارج ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ پانی خارج ہونے پر تشویش ہو سکتی ہے۔

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ریلیف کے کام کیلئے

### مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کو پانچ صد روپے کا عطیہ

(اسٹاف رپورٹر)

لاہور ۴ اکتوبر۔ حضرت امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سیلاب زدہ علاقے میں ریلیف کے کام کو وسیع کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کو ربوہ سے فوری طور پر پانچ صد روپے کا عطیہ ارسال فرمایا ہے۔

آج مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لاہور محمد سعید احمد صاحب نے ایک ملاقات میں حضور ایدہ اللہ کے اس گراں قدر عطیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ لاہور کی مجلس جو گذشتہ ایک ہفتہ سے بارش زدہ اور سیلاب زدہ علاقوں میں حسب استطاعت ریلیف کا کام کر رہی ہے۔ حضور کے اس عطیہ سے اپنی امدادی سرگرمیوں کو وسیع کرنے کی پوری کوشش کرے گی۔ قائد صاحب نے احباب سے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالےٰ لاہور کے خدام کو حضور کے منشاء کے مطابق اس آڑے وقت میں اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی بڑھ چڑھ کر خدمت بجالانے کی توفیق عطا کرے اور ان کی حقیر کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین

## حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت

ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں

۳۰ اکتوبر۔ درد اور سوجن کم ہو رہی ہے۔

یکم اکتوبر۔ پہلے سے درد میں کمی ہے۔

۲ اکتوبر۔ ابھی گھٹنے میں درد ہے۔ جب حضور صبح نماز کے وقت سجدہ میں گئے۔ تو درد شروع ہو گیا۔

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

## حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت

لاہور ۴ اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت میاں صاحب کو بے خوابی کی شکایت ہے۔ ویسے عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

## پاکستانی کپڑا برطانیہ میں

کراچی ۴ اکتوبر۔ ایک پاکستانی کاٹن ملز کے کپڑے کی پہلی کھیپ کل برطانیہ روانہ کی گئی۔ پاکستانی کپڑے کی یہ پہلی کھیپ ہے۔ جو برطانیہ روانہ کی گئی ہے۔

## وزیر اعظم پاکستان نے امریکہ کا دورہ شروع کر دیا

نیویارک ۴ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے آج سے امریکہ کا سرکاری دورہ شروع کر دیا۔ آج مسٹر محمد علی کے اعزاز میں پہلی تقریب بیز بارک سٹی ہال میں منائی جانے والی تھی۔ یہ ایک استقبالیہ تقریب ہو گی جس میں نیویارک کے میئر مسٹر محمد علی کو سپاسنامہ پیش کریں گے اس کے بعد وزیر خارجہ پاکستان وزیر اعظم کے اعزاز میں ایک استقبالیہ پارٹی دیں گے

## ویٹ منہ کے افسروں کا پہلا گروپ ہنوئی پہنچ گیا

ہنوئی ۴ اکتوبر۔ ویٹ منہ کے افسروں کا پہلا گروپ آج ہنوئی پہنچا۔ جہاں وہ نظم و نسق سنبھالنے کے لئے ضروری تیاریاں کرے گا۔ ہنوئی اتوار کو ویٹ منہ کے حوالے کر دیا جائے گا۔ ہنوئی سے پچاسی میل دور ہیپونگ کی بندرگاہ کو بھی فرانسیسی فوج خالی کر رہی ہے۔


ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۵ راخاء ۱۳۴۲ھش

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۵ راخاء ۱۳۴۲ھش

# ڈاکٹر کاٹجو کا بیان

حکومت ہند کے وزیر داخلہ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو نے گاندھی جینتی کے موقع پر ایک مضمون "ہندو مسلم مسئلہ" کے زیر عنوان اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ گاندھی جینتی کے موقع پر اس مسئلہ پر لکھنے کی وجہ ڈاکٹر صاحب نے یہ بتائی ہے

"گاندھی جینتی کے موقعہ پر ہمیں اس مسئلہ کا تجزیہ کرکے اسے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ گاندھی جی نے اپنی تمام عمر قومی اتحاد کو فروغ دینے میں صرف کی۔ میرے خیال میں ہمیں گاندھی جی کی تعلیمات کی روشنی میں اس مسئلہ کا از سر نو جائزہ لے کر یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ اس فتنہ کا خاتمہ ہمیشہ کے لئے کیونکر کیا جاسکتا ہے۔"

جہاں تک اس ارادہ کا تعلق ہے۔ اس کے نیک ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ اس مضمون میں بعض باتیں ایسی کہی گئی ہیں۔ جو واقعی قابل قدر ہیں۔ مثلاً آپ نے شروع میں فرمایا ہے۔ کہ

"اس امر کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ کہ نہ صرف ملک میں امن و آشتی کی فضا قائم رکھنے کے لئے۔ بلکہ ملک کی ترقی کے لئے بھی لوگوں کے درمیان انتہائی خوشگوار تعلقات کا قائم رہنا لازمی ہے ....... یہ درست ہے۔ کہ ملک کی کثیر آبادی ہندوؤں پر مشتمل ہے۔ لیکن مسلمان بھی ایک بڑی تعداد میں چار کروڑ ہیں اور ہندوستان ان کا وطن بھی ہے۔"

اگر ڈاکٹر صاحب ان دونوں اصولوں کو پیش نظر رکھ کر مضمون تحریر فرماتے۔ تو یقیناً ان کا مضمون وہ صورت اختیار نہ کرتا۔ جو اس نے کرلی ہے۔ اور ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے جس طریقہ سے اس مسئلہ کو سلجھانا چاہا ہے۔ وہ بذات خود اس مسئلہ کو مزید الجھانے کا باعث ہوگا۔ اور بھارت میں خوشگوار تعلقات بڑھانے کی بجائے ناگوار حالات پیدا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوگا۔

آپ نے آغاز ہی میں سیکولر حکومت کے ایک ذمہ وار عہدہ دار ہونے کی بجائے اپنے ایک پرلے درجہ کے ہندو فرقہ دار ہونے کا مظاہرہ کیا ہے۔ جس نے آپ کے نیک ارادے اور مندرجہ بالا اصولوں کی بلندی و رفعت پر پانی پھیر دیا ہے۔ اور خود گاندھی جی کی روح کو صدمہ پہنچایا ہے۔ چنانچہ آپ نے مضمون کا آغاز اس طرح فرمایا ہے۔

"حال ہی میں حیدر آباد اور اتر پردیش کی ریاستوں میں بعض ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ جن کی بناء پر بھارت میں ہندو مسلم تعلقات کے وسیع مسئلہ پر بہت کچھ رائے زنی کی گئی ہے پاکستان کے مسلم اخبارات اور ہندوستان کے بعض اخباروں میں بالعموم ہندوؤں کے خلاف بطور ایک فرقہ کے یا ہندوؤں کی بعض فرقہ وارانہ تنظیموں کے خلاف زہر آلود مخالفانہ پراپیگنڈا کیا گیا ہے۔"

تمام مضمون کی ٹون سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بجائے اس کے کہ ہندوؤں نے حیدر آباد اور دیگر جگہوں میں جو نہتے اور بے گناہ مسلمانوں پر حملے کئے ہیں۔ ان کی مذمت میں آپ ایک فقرہ یا ایک لفظ بھی استعمال کرتے۔ آپ نے ان حملوں کا جواز ثابت کرنے اور ہندوؤں اور ہندو فرقہ وارانہ تنظیموں کے فعل کے لئے عذر تلاش کرنے میں اپنا تمام زور قلم صرف کردیا ہے۔ آپ نے یہ طریق اختیار کرنے کے لئے جو بنیاد قائم کی ہے۔ وہ یہ ہے۔

"آئین میں یکساں طور پر تمام شہریوں کے حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔ لیکن آئینی دفعات کا نتیجہ ذہنی تبدیلی کی صورت میں رونما ہونا لازمی نہیں۔ مختلف فرقوں کے درمیان یگانگت اور صحیح معنوں میں پیار اور محبت کی الگ بات ہے۔ اور آئین کے رو سے مساوات کی ضمانت الگ چیز ہے"

اس کے ساتھ ہی آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ

"باہمی یگانگت کا یہ جذبہ پیدا کرنا ہی مادر وطن کے ہر سچے پرستار کی دلی خواہش ہونی چاہیئے۔"

اب بطور ایک سیکولر حکومت کے ذمہ دار عہدہ دار ہونے کے آپ کا فرض تو یہ تھا۔ کہ وہ ان لوگوں کو جنہوں نے یگانگت کے جذبہ کے خلاف اظہار کیا۔ ان کو رواداری اور انصاف سے کام لینے کی تلقین فرماتے۔ آپ نے رواداری کے اصولوں میں ہندو مت کی۔ دوسرے مذاہب پر فوقیت ثابت کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ یہی نہیں بلکہ آپ نے دوسرے مذاہب کی اس معاملہ میں عدم رواداری کا ذکر فرماکر اور تاریخ پارینہ کے قصے چھیڑ کر جذبۂ یگانگت کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔

جہاں آپ ہندو مت کا ذکر فرماتے ہیں۔ وہاں تو آپ ہندو مت کے روادارانہ اصولوں کو ہندوؤں کے طریق عمل پر پردہ پوشی کے طور پر استعمال کر دیتے ہیں۔ اور اس ظلم و ستم کا ذکر تک نہیں فرماتے۔ جو پہلے بھی اور اب بھی وہ دوسرے مذاہب کے لوگوں پر عملاً کرتے رہے ہیں۔ اور صرف یہ کہہ کر گذر جاتے ہیں۔ کہ

"ہندو دھرم ہزارہا سال پرانا ہے۔ اور اس دوران میں کئی قابل اعتراض چیزیں بھی اس میں داخل ہوگئی ہیں۔ اس کا سماجی ڈھانچہ جس کے مطابق ہندوؤں کو مختلف ذاتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ بجا طور پر قابل مذمت ہے۔"

یہ بات ڈاکٹر صاحب نے اس انداز سے فرمائی ہے۔ کہ گویا یہ کوئی ایسی بات ہی نہیں۔ ورنہ

"قدیم زمانہ سے ہی ہماری پالیسی کا یہ طرۂ امتیاز رہا ہے۔ ایک ہزار سال پیشتر ہندوستان کے آزادی سے محروم ہونے سے قبل بدھ مت جین مت اور دیگر اصلاحی عقائد ہندو مت میں پھلے پھولے۔ اور حکومت نے نہ صرف عقائد کو۔ بلکہ عیسائیت اسلام اور زرتشتی کے غیر ملکی عقائد کو بھی وسعت قلب سے پناہ دی"

بدھ مت۔ جین مت اور دیگر اصلاحی تحریکوں اور عیسائیت اسلام اور زرتشتی عقائد کے بھارت میں پھلنے پھولنے کو ہندوؤں یا ہندو دھرم کی رواداری کی طرف منسوب کرنا جس سوسائٹی اور دھرم میں ذات پات کا امتیاز اس حد تک پہنچا ہوا ہو۔ کہ شودر کے کانوں میں بھی وید منتر پڑ جائے۔ تو ان میں سکہ پگھلا کر ڈال دیا جائے۔ اگر وہ کسی اونچ جاتی کے دیوتا کی پرستش کریں۔ تو انہیں قتل کردیا جائے۔ بلکہ ان کا سایہ پڑنے سے بھی وہ اذیتوں کے مستوجب ہو جائیں۔ اور ایسی مثالوں سے تاریخ بھری پڑی ہو۔ اس سوسائٹی اور دھرم کو مرنجاں مرنج بیان کرکے اس کے متعلق یہ لکھنا کہ

"اس لئے میں یہ کہتا ہوں۔ کہ سیکولرزم تو ہندو دھرم کی جان ہے۔"

کس قدر عجیب ہے۔ خیر ہمیں اس پر بھی اعتراض نہیں ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ آپ ہندو راجوں مہاراجوں کا اپنی مسلم رعایا کے لئے مسجدیں بنانے کا تو ذکر بڑے فخر سے کرتے ہیں۔ مگر جو کچھ مسلمان حکمرانوں نے ہندو مندروں کے نام جاگیریں لگا کر کیا اور ہندوؤں کے ساتھ جو بے انتہا سلوک کئے۔ ان کا ذکر تک نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اسلامی دور کا ذکر ایسے الفاظ میں کردیا ہے۔ کہ جس سے ہندوؤں کے دل میں انتقام کے جذبات ترقی کریں۔ اور مسلمانوں کے لئے بھارت میں رہنا ناممکن ہوجائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ملک کے مسلمان حکمرانوں میں کئی بہت معقول اور لائق حکمران تھے۔ اور ہندو مسلمان دونوں ہی یکساں طور پر ان کا احترام کرتے تھے لیکن ان میں سے بعض حکمران ایسے نہیں تھے۔ ان میں سے بعض حکمرانوں نے اسلام اور ہندو مت دونوں کے ساتھ ساتھ زندہ رہنے کی اجازت دی۔ لیکن بعض میں اتنی رواداری نہیں تھی۔ اس کے علاوہ وسیع پیمانہ پر مذہب کی تبدیلی بھی ہوئی

(باقی صفحہ ۳ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

## تو اپنے کرم سے بڑھادے ہمیں

نوٹ:۔ ناصر آباد میں کہی گئی۔

پڑے سو رہے ہیں جگا دے ہمیں
مرے جار ہے ہیں جلا دے ہمیں
ارادت کی راہیں دکھادے ہمیں
محبت کی گھاتیں سکھادے ہمیں
جو پیاروں کے کانوں میں کہتے ہیں لوگ
وہ میٹھی سی باتیں سُنادے ہمیں
وہ کثرت پہ اپنی ہیں رکھتے گھمنڈ
تو اپنے کرم سے بڑھادے ہمیں
ہیں رو رو کے آنکھیں بھی جاتی رہیں
مری جان اب تو ہنسادے ہمیں

# حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند تازہ رؤیا و کشوف

(۱)

یہ خواب ناصر آباد میں آئی تھی:

میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ بیٹھا ہوں۔ اور درد صاحب میرے پاس بیٹھے ہیں۔ سامنے سے ایک فوجی افسر گذرا۔ جس کا جسم نہایت سڈول اور خوبصورت تھا۔ اور بہت چست معلوم ہوتا تھا۔ اس کے پیچھے پیچھے اس کا اردلی تھا۔ جس وقت وہ فوجی افسر ہمارے سامنے آیا۔ تو اس نے منہ ہماری طرف کر کے فوجی طرز پر سلام کیا۔ اس سلام میں بھی خاص اخلاص اور ادا پائی جاتی تھی۔ میں نے درد صاحب سے پوچھا یہ کون ہیں آپ جانتے ہیں۔ تو درد صاحب نے کہا۔ آپ ان کو نہیں جانتے۔ یہ بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانی کے پوتے ہیں۔ میں نے کہا کہ کیا وہ غیر احمدی نہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں وہ تو بڑا مخلص احمدی ہے پشاور یا کسی اور جگہ کا نام لیا۔ کہ وہاں خدام الاحمدیہ کا قائد رہا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ وہ تو مذاق سے مجھے کہا کرتا ہے۔ کہ تم پرانے لوگ کوہ سے نکلو ہم نوجوان وہاں آکر رہیں گے۔ اور اسے احمدیت کا نمونہ بنائیں گے۔

نوٹ:۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ بھائی عبد الرحیم کا ایک بیٹا ہے۔ جو فوج میں ملازم ہے۔ اور ڈاکٹر ہے۔ مگر کسی جوان پوتے کا مجھے علم نہیں شاید ساری خواب تعبیر طلب ہو۔ یا آئندہ کوئی مخلص پوتا بھائی جی کے پیدا ہونے والا ہو۔

(۲)

یہ خواب بھی ناصر آباد میں آئی۔

میں نے دیکھا کہ ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ میں ہوں اور کچھ اور دوست ہیں۔ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آمنے سامنے دو زانو بیٹھے ہیں۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ جو ہندوستانی معلوم ہوتا ہے۔ اس نے آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اجازت لی۔ کہ میں کچھ سنانا چاہتا ہوں۔ آپ کی اجازت سے اس نے اپنے فارسی اشعار سنانے شروع کئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑا قادر الکلام شاعر ہے۔ پہلے اس نے ایک قصیدہ سنایا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مناقب بیان کئے گئے ہیں۔ اور کچھ میری مدح کی گئی ہے۔ اس تمام عرصہ میں میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آمنے سامنے دو زانو بیٹھے رہے۔ لیکن باقی لوگ شاعر کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔ پہلے قصیدہ کے ختم ہونے کے بعد اس نے پھر اجازت لی۔ اور اجازت سے پھر ایک قصیدہ سنانا شروع کیا۔ وہ بھی فارسی میں تھا۔ اور اس میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مخاطب تھے۔ اس کا مضمون کچھ اس قسم کا تھا۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت اور اس کو روشنی پہنچانے کے لئے مامور کیا اور آپ کا لایا ہوا نور دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیل گیا۔ پھر وہ متعدد ممالک کا نام لیتا ہے۔ اس کے بعد وہ اس مضمون سے گریز کرتا ہوا ادھر آتا ہے۔ کہ کاٹھیاواڑ یا ایسا ہی کوئی علاقہ اس نے ہندوستان کا بتایا ہے (ا) کہ وہاں میں گیا۔ اور وہاں لوگ آپ کے نام سے ناواقف تھے۔ اور آپ کی تعلیم کسی تک نہیں پہنچی تھی۔ آخر میں چند شعر آپ کو غیرت دلانے کے لئے تھے۔ اور ان کا مضمون یہ تھا۔ کہ اے مسیح موعود! کیا آپ اس علاقہ کے لئے مبعوث ہی نہیں ہوئے تھے؟ یا آپ کے پیغام کو اس علاقہ میں ناکامی ہوئی۔ جب وہ آخری شعر پڑھنے لگا۔ تو مجلس مسحور ہو گئی۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی متاثر نظر آتے تھے۔ اور بار بار ذکر الٰہی کرتے تھے۔ اس کے بعد پھر اس نے مزید کلام پڑھنے کی اجازت لی۔ اور پھر ایک فارسی نظم پڑھنی شروع کی۔ جس میں احمدیہ جماعت مخاطب تھی۔ اشعار کا مطلب یہ تھا۔ کہ اے احمدیو! اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔ اور تقویٰ طہارت اور پرہیزگاری کا مادہ اس میں رکھا اور اگر وہ غلطی کر بیٹھے۔ تو توبہ اور استغفار اور خدا سے معافی مانگنے کی طاقت اور رغبت اس میں پیدا کی۔ لیکن لومڑی میں اس نے یہ خصلتیں نہیں رکھیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ایک لومڑی تمہارے اندر داخل ہو گئی ہے۔ اور بہت ہی توبہ۔ استغفار اور انابت الی اللہ کا اظہار کرتے ہوئے تمہارے اندر رسوخ پیدا کر رہی ہے۔ اور تم اس کے اظہار خیالات پر خوش ہو۔ حالانکہ تم نہیں سوچتے۔ کہ جو مادہ خدا تعالیٰ نے اس میں پیدا ہی نہیں کیا۔ اس کا اظہار اس سے کس طرح ہو سکتا ہے۔ یہ مادہ تو انسانوں میں پیدا کیا گیا ہے۔ اگر انسان ایسی باتیں ظاہر کریں۔ تو تم دھوکے میں آ سکتے ہو۔ کہ شاید یہ سچی ہو۔ لیکن اگر ایک لومڑی ایسی باتیں کرے۔ تو تو پھر دھوکہ لگنا ممکن ہی کیسے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جو چیز خدا تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کی۔ وہ اس سے کس طرح ظاہر ہو سکتی ہے۔

اس وقت یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ تمثیلی زبان میں جماعت میں پیدا ہونے والے کسی فتنہ کا ذکر کر رہا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ عارضی طور پر تبدیلی ظاہر کرنے والوں کو مستقل اور مجرب لوگوں پر ترجیح کس طرح دی جا سکتی ہے۔ وہ تبدیلی کتنی بھی شاندار نظر آئے بہر حال اس میں منافقت کا امکان موجود ہے۔ لیکن ایک مستقل وفاداری اور نیکی خواہ بظاہر چھوٹی ہی نظر آئے۔ وہ زیادہ قابل اعتبار ہے۔

ہاں مجھے یاد آیا کہ اس رویا کے شروع میں میں نے دیکھا۔ کہ کسی سرکاری افسر نے کوئی تقریر ایسی کی ہے۔ جس میں احمدیت پر کچھ اعتراضات ہیں۔ اس کو سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک پبلک فون کی جگہ پر چلے گئے ہیں۔ اور فون پر اس کی تردید شروع کی ہے۔ مگر بجائے آپ کی آواز فون میں جانے کے ساری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اس فون میں آپ نے ان سب اعتراضوں کو رد کیا ہے۔ جو اس افسر کی طرف سے کئے گئے تھے۔

(۳)

اگست کے شروع میں الہام ہوا۔ رب ارحمھما کما ربیانی

صغیرًا (سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳) اے خدا میرے والدین پر رحم کر جس طرح انہوں نے مجھے ایسی عمر میں پالا تھا جب میں کسی کام کے قابل نہ تھا۔ یعنی اب جبکہ وفات کے بعد وہ نئے اعمال سے محروم ہوگئے ہیں جس طرح میں بچپن میں اعمال سے محروم تھا۔ تو اس وقت جو انہوں نے میری خدمت کی تھی۔ اب اس کے بدلہ میں تو ان کی مدد کر۔

(۴)

میں نے دیکھا کہ میں ایک چبوترہ پر بیٹھا ہوں۔ اتنے میں چبوترہ کے نیچے دامن میں ایک شخص مجھے نظر آیا۔ جو سر سے پیر تک ایک سفید چادر میں لپٹا ہوا تھا۔ اور دو تین پگڑیوں کے برابر ایک سفید پگڑی اس نے باندھی ہوئی تھی۔ اس نے مجھے کہا۔ میں ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ میں کچھ گھبرا سا گیا۔ اور حیران سا ہوا کہ یہ شخص پہرہ داروں کی موجودگی میں گھر میں کیسے گھس آیا ہے۔ اور اسے کہا یہ ملاقات کا کونسا وقت ہے۔ اس پر اس شخص نے نہایت افسردہ لہجہ سے کہا۔ کہ میں ۳۲ سال کے عرصہ کے بعد ملنے آیا ہوں۔ اور آپ کہتے ہیں یہ کونسا وقت ہے۔ اس شخص کے بولنے پر میں نے فورًا اسے پہچان لیا۔ اور کہا۔ اچھا شادی خاں صاحب ہیں آپ کب آئے۔ اور اتنا عرصہ کہاں رہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں سیالکوٹ میں رہا۔ (شادی خاں صاحب مرحوم مولوی عبدالکریم صاحب مرحومؓ اور حافظ روشن علی صاحبؓ کے خسر تھے سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور ہجرت کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو گئے تھے۔ غالبًا ۲۳ء میں وہ فوت ہوئے تھے) میرے اس جواب پر وہ چبوترہ پر چڑھ کر آ گئے۔ اور میری دائیں طرف بیٹھ گئے۔ تب میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کا حال کیسا ہے۔ اور آپ آج کل کیا کام کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا۔ اچھا حال ہے۔ اب کچھ کمزوری ہوگئی ہے۔ جب میں جماعت سیالکوٹ کے سامنے جمعہ کا خطبہ دیتا ہوں۔ تو میرا دایاں پاؤں کچھ سوج جاتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا آپ کی والدہ کا کیا حال ہے۔ تو کہا کہ وہ تو فوت ہوگئی ہیں۔ (وہ ان کی وفات سے چند سال پہلے فوت ہوگئی تھیں۔ اور وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کے لئے ہجرت کرکے قادیان آگئی تھیں۔ غالبًا اسی نوّے سال کی عمر پا کر فوت ہوئی تھیں)

شادی خاں نام خوشی پر دلالت کرتا ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ کوئی خوشی کے سامان پیدا کرے۔ یوں بھی ایک وفات یافتہ نیک اور بزرگ آدمی کا دیکھنا مبارک ہوتا ہے۔ مگر مرحوم کا تو نام ہی شادی خاں تھا۔

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا

### ایک اہم ارشاد

دوستوں کو اخبارات کی اشاعت کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور دوسروں کو بھی اسکی تحریک کرنی چاہیئے۔ ......... سلسلے کے اخبارات میں سے "الفضل" روزانہ ہے۔ جہاں کوئی فرد نہ خرید سکے۔ وہاں کی جماعتیں مل کر خریدیں۔ ......... سلسلے کے اخبارات کو خریدنا اور پڑھنا ایسا ہی ضروری سمجھیں، جتنا زندگی کے لئے سانس لینا ہے۔ یا جیسے وہ روٹی کھانا ضروری سمجھتے ہیں۔" (الفضل ۱۱ر جنوری ۱۹۴۲ء)

(مینیجر الفضل)

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### خادم دین کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے

فرمایا کہ جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے۔ اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کے لئے سزاوار ہے۔ اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے خدا کے رسولؐ کے لئے خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔" (ملفوظات)

## علمی مقابلے

### قائدین ضلع متوجہ ہوں

حسب معمول امسال بھی سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حسب ذیل علمی مقابلے ہوں گے:۔

(۱) تلاوت قرآن مجید (۲) حفظ قرآن مجید (۳) ترجمہ قرآن مجید (۴) مطالعہ احادیث (۵) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ (۶) مضمون نگاری کا مقابلہ (۷) تقریری مقابلہ۔ (۸) دینی و عام معلومات کا مقابلہ۔

پچھلے سال کی طرح یہ مقابلے تین معیار کے خدام کے درمیان علیحدہ علیحدہ ہوں گے۔ (۱) پہلا معیار بی۔اے پاس خدام (۲) معیار مولوی فاضل خدام (۳) تیسرا معیار متوسط درجے۔

مقالہ نگاری کے لئے ذیل کے عنوانات تجویز کئے گئے ہیں:۔

(۱) اسلام کا ضابطہ اخلاق (۲) امن عالم اور اسلام (۳) ابتلاؤں میں انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں کا طرز عمل (۴) مصلح موعود (۵) النبوۃ فی الاسلام (۶) اسلام اور جمہوریت (۷) پاکستان کی موجودہ مشکلات اور ان کا حل۔

مقالہ نگاری کے وقت کتب اور نوٹ ساتھ رکھنے کی اجازت ہوگی۔ مقالہ کا وقت تین گھنٹے ہوگا۔ مضمون نگاری میں کاغذ اور قلم کا انتظام خدام کا اپنا ہوگا۔

تقریری مقابلہ کے عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے:۔ (۱) قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد (۳) مذہب کی غرض بہتر انسان پیدا کرنا ہے۔ (۴) تربیت اقوام میں تعلیم کا دخل (۵) کائنات کی تسخیر نفس کی تسخیر کے بغیر نہیں (۶) انک لعلیٰ خلق عظیم (۷) خدام الاحمدیہ اور اس کا عہد۔

تقریری مقابلہ کے لئے امسال فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ تقریری مقابلہ پہلے ضلع وار ہوگا۔ اس کے بعد ہر ایک معیار میں اول آنے والے خادم کا نام مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ اس طرح مرکز میں چیدہ خادم ہی آسکیں گے۔ اور تقادیر کے لئے ہر مقرر کو زیادہ وقت مل سکے گا۔

نوٹ:۔ ربوہ کی مجلس ضلع جھنگ کی مجلس کے علاوہ مقرر کا نام بھجوائے گی۔

اس لئے تمام قائدین ضلع اس امر کا اہتمام فرمائیں۔ کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں تقریری مقابلہ کروا کر بہترین مقرر کا نام مرکز میں بھجوائیں۔

علمی مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام کے نام تیس اکتوبر سے پہلے پہلے مرکز میں آجانے چاہئیں۔ اس کے بعد آنے والا کوئی نام قبول نہیں کیا جائے گا۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

## دعائے مغفرت

خاکسار کی تائی صاحبہ چک $\frac{159}{ج ب}$ روڈا لائل پور میں بعارضہ بخار پندرہ سولہ روز بیمار رہ کر $\frac{9}{54}$ ۲۶ کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(خاکسار محمد ابراہیم سار چوروی کلرک صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

# خدا تعالیٰ کے کلام میں تمثیلیں

تمثیل میں بات کرنا الہامی دستور ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ انجیل تورات اور دوسرے آسمانی صحیفوں میں کثرت کے ساتھ تمثیلیں بیان ہوئی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو اکثر تمثیل میں باتیں کرتے تھے۔ خود قرآن مجید میں بھی کئی تمثیلیں بیان ہوئی ہیں۔ کہیں منافقوں کے متعلق مثال دی ہے۔ کہیں مومنوں کی مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ کہیں آئندہ آنیوالے واقعات تمثیلوں میں بیان کئے گئے ہیں۔ پس تمثیل خدا تعالیٰ کے کلام کا ایک ضروری حصہ ہے۔ تمثیل سے غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کے ذریعہ ایسی باتیں جن کو لوگ آسانی سے نہیں سمجھ سکتے۔ سمجھا دی جائیں مثلاً قرآن کریم کے پہلے پارہ میں اللہ تعالیٰ کمزور ایمان والوں کی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ایسے لوگ ابتلاؤں سے ڈرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ایمان لانے پر ہمیں یہ ابتلا کیوں آتے ہیں۔ اب اگر ان کو اس طرح سمجھایا جاتا۔ کہ نبی کو ماننے کے بعد انسان کو تکلیفیں آیا کرتی ہیں۔ اکثر لوگ مخالف ہوجاتے اور قتل کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ بائیکاٹ کرتے ہیں۔ آوازے کستے ہیں۔ تو ممکن ہے۔ ان کی سمجھ میں یہ باتیں پوری طرح نہ آتیں۔ مگر جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا۔ کہ اوکصیب من السّماء فیہ رعدٌ وبرق۔ دیکھو بارش کتنی اچھی چیز ہے۔ خدا کی ایک رحمت ہے۔ اس کی وجہ سے کھیتیاں اگتی ہیں پودوں میں زندگی پیدا ہوتی ہے۔ بارش پر انسان کی زندگی کا دارومدار ہے۔ مگر باوجود ان فوائد کے بارش کے ساتھ بعض تکلیفیں بھی ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ سے کیچڑ ہوجاتا ہے۔ بازاروں میں چلنا پھرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ بجلی چمکتی ہے۔ اور جس پر گرتی ہے۔ اس کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ گرج پیدا ہوتی ہے۔ جو انسان کے دل کو ہلا دیتی ہے مگر باوجود ان سب باتوں کے بارش کو رحمت کا موجب سمجھا جاتا ہے۔ یہی حال نبی پر ایمان لانے کا ہے۔ کہ انسان کو تکلیفیں تو ضرور پہنچتی ہیں۔ طرح طرح کے ابتلاؤں میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ لیکن انجام اچھا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگ طرح طرح کی اذیتیں پہونچاتے رہے۔ بدبخت مکہ والے آپ کے سر مبارک پر مٹی ڈال دیتے۔ آپ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ حال دیکھتیں تو رونے لگتیں۔ حضور فرماتے۔ فاطمہؓ رو نہیں۔ اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ غرض حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تکلیفیں تو بے شک دی گئیں۔ مگر انجام کار کیا ہوا؟ آج دنیا کے ہر گوشہ سے پانچ وقت حضور پر درود بھیجا جا رہا ہے۔ تو بارش کی مثال سے ایک ادنے عقل کا زمیندار اور ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایمان کے ساتھ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔

پس تمثیل سمجھانے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ کے کلام میں اکثر تمثیلیں ہوتی ہیں۔ مثلاً نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ میری تو حالت ایسی ہے کہ ایک شخص اپنی قوم میں دہائی دیتا آئے کہ اے میری قوم میں نے اپنی آنکھوں سے دشمن کی فوج کو ان گھاٹیوں کے پیچھے چھپا ہوا دیکھا ہے۔ وہ تم پر حملہ کرنا چاہتی ہے۔ تم اپنا بچاؤ کرلو۔ بعض لوگوں نے تو اس کی بات مان لی۔ اور راتوں رات اپنا بچاؤ کرلیا۔ مگر بعض ایسے تھے۔ جنہوں نے سستی کی انہوں نے کہا اس کو وہم ہوگیا ہے۔ ہم خواہ مخواہ اس کی بات مان کر اپنی نیند کیوں خراب کریں۔ وہ وہیں پڑے رہے۔ جب صبح ہوئی۔ تو دشمن نے حملہ کرکے ان کو ہلاک کر دیا۔ حضور نے فرمایا۔ میں بھی اپنی قوم کو ایک آگ سے ڈراتا ہوں۔ جس نے مجھے مان لیا۔ اور اس تعلیم کو جو میں لایا ہوں قبول کرلیا وہ اس عذاب سے بچ جائے گا۔ مگر جس نے انکار کردیا۔ وہ ہلاک ہوگا۔ آپ بار بار لوگوں کے سامنے یہ بات پیش فرماتے۔ اور انہیں حق قبول کرنے کی دعوت دیتے۔

---

## سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ضروری ارشاد

"صدر انجمن احمدیہ میں تو روپیہ رکھوانے کی لوگوں کو عادت پڑی ہوئی ہے ـــــ لیکن میں تحریک جدید کے لئے جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنا روپیہ وہاں رکھیں۔ امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے۔ اور خدمت دین بھی ہے"۔

(انچارج امانت تحریک جدید)

---

# مالی قربانی کی اہمیت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی ہم نے چھوٹے بڑے سب انسانوں کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ ہمارے عبد بن جائیں۔ عبد سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی تمام طبعی طاقتوں کو خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق استعمال کرے تمام انبیاء اسی لئے دنیا میں مبعوث ہوئے تا انسان کو اس کی زندگی کی اصل غرض کی طرف متوجہ کریں۔ اور تمام شریعتیں نفس امارہ کو اعتدال پر لانے کے لئے بطور نسخہ تھیں۔ نبی اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرکے شریعت کے احکام کی تفسیر کرتے تھے۔ جب بھی دنیا اپنے اصل راستہ کو چھوڑ کر فسق و فجور اور دنیا کی لذات میں مستغرق ہوجاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی نبی کو اصلاح کے لئے مبعوث فرما دیتا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عبد بننے کے لئے ایک نہایت ہی اعلےٰ اصول تلقین فرمایا ہے اور وہ یہ ہے۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبّون۔ یعنی انسان نفس امارہ کی سرکشی سے رہائی حاصل نہیں کرسکتا۔ جب تک اپنی سب سے محبوب چیز کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرے انسان کے دل میں سب سے مقدم اللہ تعالیٰ کی محبت ہونی چاہیئے۔ اور دوسری تمام محبتیں اس لئے ہونی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ کہ ان سے محبت کی جائے۔ جب بھی انسان خدا تعالیٰ کی محبت کو فراموش کرکے کسی دوسری چیز کی محبت میں مستغرق ہوگا۔ وہ اپنی زندگی کی منزل مقصود کے خلاف راہ اختیار کرے گا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم نے گائے سے محبت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل سے گائے کی محبت نکالنے کے لئے حکم دیا کہ اے بنی اسرائیل تم گائے ذبح کرو۔ اسی طرح تمام امتوں کے لئے کوئی نہ کوئی قربانی مقرر کی گئی۔ تاکہ ان کی طبیعت میں اعتدال پیدا ہو اور وہ اپنی محبت کا رشتہ محبوب حقیقی سے مستحکم کرسکیں اسی طرح اس زمانہ میں بھی جب دنیا نے اپنے محبوب حقیقی کو فراموش کردیا۔ دنیا مال و زر کے دلدادہ بن گئے۔ اپنی زندگی کی غرض پوری کرنے کی بجائے دنیا کمانا ہی اپنا نقطہ نگاہ بنا لیا تو خدا تعالیٰ نے لوگوں کی حالت پر رحم کھاکر اپنا ایک مامور قادیان کی مبارک بستی میں سے کھڑا کیا۔ اس زمانہ میں چونکہ دنیا کی تمام تر توجہ اکتساب زر کی طرف تھی۔ اور دنیا کے دلوں سے اپنے خالق کے ساتھ رشتۂ محبت استوار کرنے کا خیال بالکل مفقود ہوچکا تھا۔ لہٰذا اس سلسلہ کو چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کو ضروری قرار دیا۔ موجودہ زمانہ میں جب کہ تبلیغ کے ذرائع ریل ہوائی جہاز۔ تار لاسلکی وغیرہ کی موجودگی نے آسان کردیا ہے۔ تو ان سے کام لینے کے لئے روپے کی ضرورت بھی لاحق ہے اسلئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد جس قدر مالی قربانی زیادہ کریں گے۔ اسی قدر تبلیغ کا کام زیادہ وسیع پیمانہ پر ہوسکے گا۔ صحیح معنوں میں حالات حاضرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ امر واضح ہے کہ دور حاضرہ میں مالی جہاد کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ جو لوگ اس جہاد میں زیادہ حصہ لیں گے یہ ان کی روحانی ترقی کا زیادہ باعث ہوگا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت کے لئے یہ کام کریں گے اس لئے تعلق باللہ زیادہ بڑھے گا۔ اور زیادہ معرفت نصیب ہوگی۔ موجودہ زمانہ کے سامان راحت و اکرام اپنے اندر از حد کشش رکھتے ہیں مگر جو شخص باوجود اس کشش کے اپنا رُخ اللہ تعالیٰ کی جانب رکھیگا وہ انشاء اللہ تعالیٰ زندگی کے مقصد کو حاصل کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔ اس کے لئے اب وقت ہے۔ کہ اپنے مال سے بھی سلسلہ کی مدد کرے۔ جو ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو ایک روپیہ دے سکتا ہے۔ وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے دینی کارروائیاں بہت سے مصارف چاہتی ہیں تالیف و اشاعت کا سلسلہ بمقابل مخالفوں کے نہایت کمزور ہے۔ عیسائیوں کی طرف سے پچاس پچاس ہزار رسالے اور مذہبی پرچے نکلتے ہیں۔ ہماری طرف سے بالالتزام ایک ہزار بھی ماہ بماہ نہیں نکل سکتے۔ یہی امور ہیں۔ جن کے لئے ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہونچتی رہے۔ گو تھوڑی مدد ہو۔ تو وہ اس مدد سے بہتر ہے کہ مدت تک فراموشی اختیار کرکے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے۔ اور اس راہ میں وہ روپیہ لگائے۔ اور بہرحال صدق دکھائے۔ تا فضل اور روح القدس کا انعام پائے"۔ (کشتی نوح)

اس زمانہ میں چونکہ مالی قربانی کو تقوے قائم کرنے کے لئے بہ نسبت دوسرے امور کے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ ۴۴

۴۴ لوگوں کا رجحان زیادہ تر اکتساب زر کی طرف مائل ہے۔ اور مال کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب آرہی ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اس کی طرف خاص توجہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو سلسلہ کی خاطر مالی جہاد کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق دے۔ اور اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کے قابل بنائے آمین۔

معلومات عامہ

# عالمی بینک

حال ہی میں عالمی بینک کی سالانہ رپورٹ برائے سال ۵۴-۱۹۵۳ء بنک کے بورڈ آف گورنرز کے سالانہ اجلاس میں پیش کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق عالمی بنک نے پاکستان کو ۱۹۵۲ء سے اب تک مجموعی طور پر چار کروڑ چالیس لاکھ پچاس ہزار ڈالر کی رقم بطور قرض دی ہے۔ بنک نے ۲ جون ۱۹۵۴ء کو سوئی گیس ٹرانسمیشن کمپنی کو بیس سال کے لئے پانچ فی صد سالانہ شرح پر پچاس لاکھ ڈالر قرضہ دیا اس قرضہ سے کمپنی پائپ لائن بچھائے گی۔ بنک نے پنجاب میں ایک لاکھ دس ہزار دس ہزار ایکڑ بنجر رقبہ کو زیر کاشت لانے کی غرض سے زراعتی مشینری وغیرہ خریدنے کے لئے تین لاکھ ۲۵ ہزار ڈالر قرض دیا۔ اس کے علاوہ مغربی و مشرقی پاکستان میں ریلوں کی توسیع و ترقی کے لئے دو کروڑ ستر لاکھ بیس ہزار ڈالر کا جو قرضہ دیا گیا تھا۔ اس کی آخری تاریخ مئی ۱۹۵۵ء سے بڑھا کر جولائی ۱۹۵۶ء کر دی گئی ہے کیونکہ اس مقصد کے لئے سامان وغیرہ خریدنے میں تاخیر واقع ہو گئی تھی۔ عالمی بنک کے گورنر مسٹر بلیک نے سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال بنک نے سولہ ملکوں کو ۳۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر کے ۲۶ قرضے دیئے ہیں۔ اب تک بنک نے کسی سال اتنی رقم کے قرضے نہیں دیئے۔

عالمی بنک کا سرکاری نام عالمی بنک برائے ترقی و تعمیر نو ہے۔ اور یہ دسمبر ۱۹۴۵ء میں واشنگٹن میں قائم کیا گیا تھا۔ اس وقت بنک کا مقصد صرف دوسری جنگ عالم گیر سے متاثرہ معیشت کی تعمیر نو تھا لیکن بعد میں اس میں "ترقی" کا پروگرام بھی شامل کر لیا گیا جو اب بنک کا اہم کاروبار بن کر رہ گیا ہے۔ بنک نے سب سے پہلا قرضہ ۱۹۴۷ء میں فرانس کو دیا تھا۔ جبکہ اب تک مختلف ممالک کو تعمیر نو کے لئے ۵۰ کروڑ ڈالر کے قرضے دے چکا ہے اور اب اس بات پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ غیر ترقی یافتہ ملکوں کی صنعتی و اقتصادی ترقی پر زیادہ سے زیادہ توجہ صرف کی جائے۔ عالمی بنک کے معرض وجود میں آنے کے بعد دنیا کے مختلف ممالک میں ۵۰ سے زیادہ ترقیاتی منصوبوں پر قریبا ایک ارب ۷۵ کروڑ ڈالر سرمایہ لگا رکھا ہے۔ جو کہ اس کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔ یہ بنک ۳۰ ممالک نے ۷ ۲ ۹ ۹ ۴ ۷ ۰۰۰ ڈالر کے سرمایہ سے مابعد جنگ تعمیر نو اور برقی قوت و وسائل نقل و حمل فارم جنگلات اور صنعتوں وغیرہ کی ترقی کے لئے قائم کیا تھا۔ ان ممالک میں پاکستان بھی شامل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ گزشتہ سالوں میں عالمی بنک کے رکن ممالک نے بنک میں سرمایہ لگانے کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی اور نہ ہی بعض قرضوں کی وصولی ہو سکی ہے۔ لیکن بنک نے نجی سرمایہ کاروں کا سرمایہ اور اپنے منصوبوں کی آمدنی سے کمی پوری کر لی ہے۔ اور بنک کو ابھی کسی قسم کا خسارہ نہیں ہوا۔ بنک نے جنوری ۱۹۵۴ء میں امریکہ میں دس کروڑ ڈالر کے نجی قرضے جاری کئے تھے۔ جو سب کے سب امریکی سرمایہ کاروں نے خرید لئے ہیں۔ اس وقت تک بنک کے نجی قرضے امریکہ اور دوسرے ممالک کے باشندوں نے انفرادی طور پر خریدے ہیں۔ ان کی کل مالیت ۸۳ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر ہے۔ عالمی بنک کے گورنر مسٹر بلیک کا کہنا ہے۔ کہ عالمی بنک ابھی تک منفعت بخش ثابت ہو رہا ہے۔ اور اگر بنک کو اسی طرح منافع ہوتا رہا۔ تو وہ دن دور نہیں کہ بنک اپنے حصہ داروں کو منافعہ بھی تقسیم کرنے لگے گا۔

عالمی بنک کی رپورٹ برائے سال ۵۴-۱۹۵۳ء کے مطابق اس بنک نے ۳۲ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر کی رقم مختلف ممالک کو بطور قرض دی۔ اور سال بھر میں بنک کو دو کروڑ ڈالر کی بچت ہوئی۔ سال کے اختتام پر بنک کا کل محفوظ سرمایہ گیارہ کروڑ پچاس لاکھ ڈالر رہا۔ بنک کے سرمایہ میں سال بھر میں جو اضافہ ہوا۔ اس میں ۳۹ فی صد امریکہ اور ۶۱ فی صد دوسرے ممالک کا حصہ ہے۔ سال زیر تبصرہ کے شروع میں بنک کے ارکان کی کل تعداد ۵۴ تھی جو اب ۵۶ تک پہنچ گئی ہے۔ اور بنک کا کل سرمایہ نو ارب ۵۴ کروڑ ۶۹ لاکھ تک پہنچ گیا ہے یعنی ستمبر ۱۹۵۳ء اور انڈونیشیا اپریل ۱۹۵۴ء میں عالمی بنک کے رکن بنے تھے۔ سال زیر تبصرہ میں چیکوسلاواکیہ کو رکنیت سے معطل کیا گیا تھا۔ اور اگر ۳۱ دسمبر ۱۹۵۴ء تک کوئی مزید کارروائی نہ کی گئی۔ تو اسے بنک کی رکنیت سے محروم کر دیا جائے گا۔

رپورٹ میں ہندوپاکستان کے نہری پانی کے تنازعہ کے سلسلہ میں عالمی بنک کی مساعی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ بنک نے گزشتہ سال بین الاقوامی مالیاتی کارپوریشن قائم کرنے کی تجویز پر بھی مزید غور کیا۔ لیکن متعلقہ ممالک کی طرف سے سرمایہ بہم نہ پہنچنے پر اس سلسلہ میں کوئی ترقی نہیں ہوئی رپورٹ کے مطابق عالمی بنک نے سال ۵۴-۱۹۵۳ء میں جو قرضے جاری کئے۔ ان کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) برازیل، فرانسیسی مغربی افریقہ اور جنوبی افریقہ میں ریلوں کے نظام کی بہتری اور کولمبیا، ایکویڈور اور نکاراگوا میں سڑکوں کی تعمیر و ترقی کے لئے ان ممالک کو قرضے دیئے گئے (۲) ناروے کو اپنے تجارتی بیڑے کے لئے مزید جہاز خریدنے کی غرض سے قرضہ دیا۔ اور ترکیہ کو بندرگاہوں کی توسیع و ترقی کیلئے مزید قرضے دیئے (۳) آئس لینڈ میں ریڈیو ٹرانسمیشن سٹیشن کی تعمیر اور مجمع شمالی کے علاقہ میں پیداوار کی سہولت بہم پہنچانے کیلئے قرضے دیئے گئے (۴) پاکستان میں بلوچستان کے مقام سے قدرتی گیس کو بطور ایندھن استعمال کرنے کی غرض سے اسے صنعتی مراکز تک پہنچانے کیلئے قرضے دیئے گئے۔ ابتداً سوئی سے کراچی تک پائپ لائن بچھائی جائیگی اور بعد میں دوسرے علاقوں کی طرف توجہ دی جائے گی۔ (۵) جاپان اور جنوبی افریقہ میں برقی طاقت کی بہم رسانی کے منصوبوں کے لئے دس کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر کی رقم بطور قرضہ دی گئی (۶) آئس لینڈ، پاناما اور پیرو کو زراعتی ترقی کیلئے قرضوں کا اجراء (۷) چلی اور ترکیہ میں صنعتی ترقی کے لئے قرضے وغیرہ۔

# مکتوب قاہرہ

کرنل ناصر کی حکومت اور اخوان المسلمین کی سرد جنگ پچھلے ہفتہ ایک نئے دور میں داخل ہو گئی ہے۔ جبکہ دمشق کے اخوان کی طرف سے ناصر کے خلاف زبردست مہم کا آغاز کیا گیا تھا۔ یہ مہم اتنی سخت تھی کہ مصر اور شام کی حکومتوں کے تعلقات کشیدہ ہونے لگے تھے۔ انقلابی حکومت اور اخوان المسلمون کی اس کش مکش کی بنا پر شام کے وزیر اعظم سید سعید الغازی کو ایک دم سے قاہرہ آنا پڑا۔ کیونکہ ایک دوست عرب ملک کے ساتھ مصر کے تعلقات "معرض خطر" میں پڑ گئے تھے سعید الغازی شامی چیف آف سٹاف کرنل شوکت شوکیر کے ساتھ ۹ ستمبر کو یہاں آئے تھے۔ اور سارا دن وزیر اعظم میجر صلاح سالم کے ساتھ بات چیت کرنے میں مصروف رہے

## غلط فہمیوں کا ازالہ

اس اچانک دورہ کی سرکاری طور پر وجہ بیان یہ کی گئی ہے۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان کچھ غلط فہمیاں پیدا ہو گئی تھیں جن کے ازالے کیلئے دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم نے باہمی گفت و شنید کو ضروری سمجھا تھا۔ سیاسی مبصرین اس بات پر متفق ہیں۔ کہ دمشق کے مقام پر شام۔ عراق۔ اردن اور مصر کی اخوان المسلمون کے نمائندوں نے جو قرار دادیں کرنل ناصر اور معاہدہ سویز کے متعلق منظور کی ہیں۔ دونوں وزرائے اعظم کا موضوع گفتگو وہی قرار دادیں تھیں چنانچہ اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ وزرائے اعظم کی اس ملاقات کے فوراً بعد حکومت شام نے اخوان المسلمون کے رہنماؤں کو حکومت مصر کے خلاف شام میں اپنی سرگرمیاں بند کر دینے کا حکم دے دیا۔

شام میں الاخوان المسلمون کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر مصطفیٰ ساعی نے اعلان کیا۔ کہ اخوان شام میں اپنی کارروائی جاری رکھیں گے۔ دمشق کے روزنامہ "الف باء" کی ایک خبر میں بتایا ہے۔ کہ وہ اپنا صدر مقام قاہرہ سے دمشق میں منتقل کر دیں گے

## گرفتاریاں اور مقدمات

اس ہفتے شام میں اخوان المسلمون کی کارروائیاں رکوانے کے لئے کرنل ناصر کی سفارتی کوششوں کے علاوہ مصر میں بھی ان کے خلاف متعدد اقدامات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

۲۳ ستمبر کو انقلابی کونسل کے حکم کے تحت الاخوان المسلمون کے پانچ ممتاز لیڈروں کو مصری قومیت سے محروم کر دیا گیا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ عبدالحکیم عابدین سیکرٹری جنرل۔ سعید رمضان کنٹرولر جنرل۔ سعید الدین الوسلی۔ محمد نجیب اور کامل اسمٰعیل الشریف ان سب پر ملک کی عدم وفاداری اور اپنے وطن کے خلاف دیگر ملکوں میں باغیانہ سرگرمیاں جاری رکھنے کے الزامات لگائے گئے ہیں۔

شہری حقوق کی محرومی کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ لوگ کسی سرکاری عہدہ پر فائز نہیں ہو سکیں گے پارلیمنٹ، بلدیہ اور دیہاتی کونسلوں میں انہیں ووٹ دینے یا رکن بننے کی اجازت بھی نہیں ہو گی۔ اس کے علاوہ ان کی تمام تعلیمی ڈگریاں منسوخ ہو جائینگی وہ کسی بھی سیاسی یا عوامی ادارے کے رکن بننے کے مجاز نہیں ہوں گے۔ نہ کسی فوجی ادارے میں انہیں شامل کیا جائے گا۔

## واعظ کے خلاف مقدمہ

ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اخوان المسلمون کے ایک واعظ پر زیریں مصر کے قصبہ طانتا کی مسجد میں موجودہ حکومت کے خلاف وعظ کے دوران میں عوامی جذبات بھڑکانے کے الزام میں فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ قاہرہ کی تین بڑی مسجدوں یعنی امام شافعی۔ سیدہ زینب اور مسجد حسین میں خطبۂ جمعہ قاہرہ ریڈیو سے نشر ہوا کرے گا۔

یہ اقدام اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں کیا گیا ہے۔ جو حال ہی میں وزیر اوقاف حسن الباقوری نے کیا تھا۔ جس کی رو سے یہ طے پایا تھا کہ مساجد میں خطبات جمعہ حکومت کی طرف سے مہیا کئے جائیں گے۔ اور واعظین ان خطبات کے علاوہ کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہہ سکیں گے۔

## احتجاج

حکومت مصر نے جن لوگوں کو مصری قومیت سے محروم کیا ہے۔ ان میں مصر کے مشہور اخبار "المصری" جسے فوجی حکومت ضبط کر چکی ہے کے مالک محمود ابوالفتح بھی ہیں۔ موصوف آج کل جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں ہیں۔ انہوں نے ایک بیان کے ذریعہ فوجی حکومت کے اس اقدام کی شدید مذمت کی ہے۔ اور اسے بیہودہ اور احمقانہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ فوجی حکومت نے انہیں مصری قومیت سے محروم کرنے اور ان کے اخبار کو کچلنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ بالکل ناجائز ہے۔ کیونکہ مصر کی فوجی قوت نے غیر قانونی طور پر مصر پر قبضہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ پیدائشی مصری ہیں۔ اور ان کے خاندان کا خمیر مصر کی خاک سے تیار ہوا ہے۔ اور اس نے مصری عوام کو پہلا جدید قومی پریس عطا کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ انہیں شہریت کے حقوق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

**زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاکیزہ کرتی اور بڑھاتی ہے**

# اکتوبر ۱۹۵۴ء میں

آپ کی قیمت اخبار ختم ہو رہی ہے۔ جو ایسی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی پی کا انتظار نہ فرمایا کریں۔ اس میں آپ کو نقصان ہے منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوانے میں فائدہ ہے۔ اگر وقت پر قیمت نہ آئی تو وی پی بھجوایا جائے گا۔ وی پی واپس آجانے پر اخبار تا وصولی قیمت روک لیا جائے گا۔ (مینیجر)

۲۴۳۳۸ کیپٹن عبد الخالق صاحب ۱۷ ر اکتوبر ۱۹۵۴ء
۲۴۳۴۵ چوہدری لطیف احمد صاحب ” ” ”
۲۴۳۶۱ ڈاکٹر حسن محمد صاحب ۲۳ ” ”
۲۴۳۶۸ بابو محمد اقبال صاحب ۲۴ ” ”
۲۴۳۶۹ چوہدری محمد شفیع صاحب ۳۱ ” ”
۲۴۳۷۱ محمد انور صاحب ۲۸ ” ”
۲۴۴۴۹ ملک منیر احمد صاحب نثار ۱۳ ” ”
۲۴۴۵۲ ڈاکٹر محمود احمد صاحب کلر کہار ۲۱ ” ”
۲۴۵۰۰ رفیق احمد صاحب ۱۱ ” ”
۲۴۵۱۲ ڈاکٹر محمد دین صاحب ۳۱ ” ”
۲۴۵۶۲ محمد امیر صاحب ۲۳ ” ”
۲۴۵۷۳ چوہدری محمد احسن صاحب ۳۱ ” ”
۲۴۷۶۳ شیخ محمد عبد اللہ صاحب ۸ ” ”
۲۴۷۹۸ کیپٹن نثار احمد صاحب ۱۶ ” ”
۲۴۸۱۵ ملک محمد طفیل صاحب ۳۲ ” ”
۲۴۸۱۶ شیخ مسعود احمد صاحب ۳۱ ” ”
۲۴۸۲۱ ڈاکٹر محمد سہیل صاحب ۳۱ ” ”
۲۴۸۷۵ مسجد احمدیہ ترکھا ۳۱ ” ”
۲۴۹۰۲ مرزا اللہ دتہ صاحب ۳۱ ” ”
۲۴۹۳۹ مولوی عبد القادر صاحب ۲۳ ” ”
۲۵۱۰۵ مولوی امام الدین صاحب ۷ ” ”
۲۵۱۶۶ چوہدری عبد المجید صاحب ۱۷ ” ”
۲۵۱۹۲ چوہدری عبد اللہ خان صاحب ۸ ” ”
۲۵۲۰۵ خواجہ محکم الدین صاحب ۱۱ ” ”
۲۵۲۲۰ ڈاکٹر اعظم علی صاحب ۲۸ ” ”
۲۵۲۳۲ بابو عطاء اللہ الٰہی بخش صاحب ۱۱ ” ”
۲۵۲۹۱ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد ۱۵ ” ”
۲۵۳۰۲ کیپٹن بشیر احمد صاحب ۱۰ ” ”
۲۵۳۰۴ چوہدری غلام نبی صاحب ۱۲ ” ”
۲۵۳۰۸ پیر صلاح الدین صاحب ۱۹ ” ”
۲۵۳۱۱ ڈاکٹر اے۔ آر صدیقی صاحب ۲۱ ” ”
۲۵۳۲۳ شیخ نبی بخش صاحب عبد الکریم صاحب ۳۱ ” ”
۲۵۳۲۴ خواجہ محمد شریف صاحب ۳۱ ” ”
۲۵۳۲۹ چوہدری عزیز احمد صاحب ۳۱ ” ”
۲۵۳۸۸ عبد الحمید صاحب ۳۱ ” ”

۲۵۴۱۹ راجہ علی محمد صاحب ۱۵ ر اکتوبر ۱۹۵۴ء
۲۵۴۲۶ ناصر احمد خان صاحب ۱۸ ” ”
۲۵۴۴۷ ملک عبد الرحیم صاحب ۳۱ ” ”
۲۵۴۵۱ سید بشیر احمد صاحب ۲۸ ” ”
۲۵۴۶۶ چوہدری عبد الرزاق صاحب ۳۱ ” ”
۲۵۵۱۵ میاں محمد ابراہیم صاحب برل پور ۸ ” ”
۲۵۵۶۶ چوہدری بشیر احمد صاحب چٹھہ ۳۱ ” ”
۲۵۵۷۲ چوہدری محمد دین صاحب ۳۱ ” ”
۲۵۵۸۳ مولوی محمد رفیق صاحب ۵ ” ”
۲۵۵۸۹ چوہدری احمد خان صاحب ۷ ” ”
۲۵۵۹۰ چوہدری سید عالم صاحب ۷ ” ”
۲۵۵۹۲ صداقت احمد صاحب ۷ ” ”
۲۵۵۹۵ چوہدری منیر احمد صاحب ۳۱ ” ”
۲۵۵۹۷ چوہدری نور الدین صاحب ۱۰ ” ”
۲۵۵۹۸ عبد المجید صاحب ۱۰ ” ”
۲۵۶۰۰ میاں عبد اللطیف صاحب ۱۲ ” ”
۲۵۶۰۱ چوہدری نذیر احمد خان صاحب ۱۲ ” ”
۲۵۶۰۲ میاں احمد دین صاحب ۱۲ ” ”
۲۵۶۰۷ خواجہ محمد یوسف صاحب ۱۳ ” ”
۲۵۶۰۹ چوہدری محمد رمضان صاحب ۱۴ ” ”
۲۵۶۱۷ میاں فضل الٰہی صاحب ۱۹ ” ”
۲۵۶۲۰ فقیر شیر محمد خان صاحب ۱۹ ” ”
۲۵۶۲۷ چوہدری رحمت علی صاحب ۲۲ ” ”
۲۵۶۲۸ شیخ محمد نصیب صاحب ۲۲ ” ”
۲۵۶۳۰ چوہدری مبارک احمد صاحب ۲۴ ” ”
۲۵۶۳۳ ڈاکٹر محمد ایوب صاحب ۲۶ ” ”
۲۵۶۴۰ خان عبد الرحیم خان صاحب ۱۸ ” ”
۲۵۶۴۲ بابو عبد القدیر صاحب ۳۱ ” ”
۲۵۶۴۴ چوہدری جہانگیر خان صاحب ۱۵ ” ”
۲۵۶۹۰ چوہدری محمد حنیف خان صاحب ۳۱ ” ”
۲۵۶۹۲ لفٹیننٹ چوہدری عزیز اللہ صاحب ۲۰ ” ”
۲۵۶۹۵ ڈاکٹر محمد سعید صاحب ۷ ” ”
۲۵۷۱۸ کرم بی بی صاحبہ رہتاس ۶ ” ”
۲۵۷۲۰ بشیر احمد صاحب کلفٹن ۶ ” ”
۲۵۷۲۱ ماسٹر محمد اکرم صاحب ۸ ” ”

## لیڈر۔ (بقیہ صفحہ ۲)

میرے خیال میں بعض ہندوؤں نے عظیم اسلامی عقیدے کو رضامندی سے قبول کیا۔ لیکن بہت سے دوسرے ہندو طاقت کے ڈر سے مجبوراً مسلمان بن گئے۔ تبدیلیٔ مذہب کے علاوہ ہندوؤں کی بے حرمتی۔ تباہی کے واقعات بھی ہوئے۔"

آپ کے مضمون کے اس حصہ کا یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ گویا تمام راجے مہاراجے تو رواداری کا مجسمہ تھے۔ اور تمام اپنی مسلم رعایا پر فدا تھے۔ مگر مسلمان حکمرانوں میں کچھ تو خیر اچھے تھے۔ اور کچھ نہایت بُرے تھے۔ انہوں نے بالجبر ہندوؤں کو مسلمان بنایا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تمام مسلمان حکمران فرشتے تھے مگر یہ امر غلط ہے۔ کہ کسی مسلمان نے ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنایا۔ اسلام قطعاً ایسی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مذہبی رواداری کا اصول اسلام ہی نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ دنیا کا کوئی موجودہ مذہب اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ مگر ہم تو یہ کہتے ہیں۔ کہ اس وقت ڈاکٹر کاٹجو کے سامنے بطور ایک سیکولر وزیر داخلہ ہونے کے یہ سوال نہیں تھا۔ کہ راجوں۔ مہاراجوں یا مسلمان حکمرانوں نے کیا کیا۔ بلکہ ان کے سامنے انہی کے الفاظ میں یہ سوال تھا۔

"اب جبکہ ہندوستان آزاد ہو چکا ہے ہمیں ٹھنڈے دل سے اس مسئلہ پر از سر نو اور واقفیت پسندانہ نقطۂ نظر سے غور کرنا چاہیئے جہاں تک مجھے علم ہے یہ مسئلہ کم از کم ڈیڑھ سو سال پرانا ہے۔ ہندوؤں کی بے حرمتی مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کے واقعات محرم اور دسہرہ کے تہوار ایک ساتھ منانے کے واقع مندروں اور مسجدوں میں ناپاک گوشت پھینکنے کے واقعات اور مسجدوں پر زبردستی قبضہ کرنے کے واقعات فسادات کا موجب بنتے رہے ہیں۔ اور ان جسمانی یا مالی نقصان کے علاوہ دونوں فرقوں کے سماجی تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوتی رہی ہے۔ اگر اب ترقی کرنا چاہتے ہیں تو اس قسم کے واقعات کو وقوع پذیر ہونے سے روکنا لازمی ہے۔"

مسٹر کاٹجو کو اسے شائع کرانے سے پہلے اپنے مضمون پر اپنے ہی اس قول کی روشنی میں غور کر لینا چاہیئے تھا۔ کہ آیا اس مضمون سے وہ مقصد حاصل ہو گا جو مندرجہ بالا الفاظ میں انہوں نے بیان کیا ہے۔ یا ہندوؤں میں انتقامی جذبات ابھار کر بالکل اس مقصد کے خلاف اثر انداز ہو گا۔ اور ہندوؤں کو ہندو فرقہ وارانہ تنظیموں کو رواداری اور انصاف کی طرف متوجہ کرے گا۔ یا ان کو شہ دے گا۔ کہ جس طرح انہوں نے حیدرآباد میں اور ہندوستان کے دوسرے مقامات پر بیگناہ مسلمانوں کو جان و مال کا نقصان پہنچایا ہے۔ اس میں وہ حق بجانب تھے۔ اور اگر وہ اپنی ایسی سرگرمیاں تیز تر کر دیں گے۔ تو وہ بھارت کی سیکولر حکومت میں قابل اعتنا نہیں سمجھی جائے گی۔

اس لحاظ سے یہ مضمون نہایت خطرناک ہے۔ اور یہ ایک غیر جانبدار سیکولر وزیر داخلہ کے خیالات کی ہرگز نمائندگی نہیں کرتا۔ بلکہ جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے یہ ایک ایسی ذہنیت کی پردہ کشائی کرتا ہے۔ جو بھارت کی فرقہ وارانہ تنظیموں کا طرہ امتیاز ہے۔ جن کے اغراض و مقاصد کسی سے مخفی نہیں۔

ڈاکٹر کاٹجو نے اپنے اس مضمون میں یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ ہندو دھرم کی رواداری کی وجہ سے بھارت میں سیکولر حکومت قائم ہوئی ہے۔ حالانکہ ڈاکٹر صاحب کا یہ مضمون ہی اس دعوے کی تردید کرتا ہے جس حکومت کا وزیر داخلہ ایسا فرقہ وارانہ

۲۵۷۲۳ ممتاز احمد صاحب ۱۲ ر اکتوبر ۱۹۵۴ء
۲۵۷۲۵ چوہدری مشتاق احمد صاحب ۱۳ ” ”
۲۵۷۲۷ پریذیڈنٹ صاحب قائد آباد ۱۳ ” ”
۲۵۷۲۹ چوہدری محمد رفیق صاحب ۱۰ ” ”
۲۵۷۳۰ میاں شریف احمد صاحب ۱۶ ” ”
۲۵۷۳۱ چوہدری محمد صدیق صاحب ۱۷ ” ”
۲۵۷۳۲ مہر الدین صاحب ۲۵ ” ”
۲۵۷۳۴ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ۱۹ ” ”
۲۵۷۴۱ چوہدری عبد الرحمٰن خان صاحب ۲۴ ” ”
۲۵۷۴۳ ” فضل احمد صاحب ۲۶ ” ”
۲۵۷۴۴ میاں ضیاء الحق صاحب ۳۶ ” ”
۲۵۷۴۵ شیخ فضل کریم صاحب ۲۶ ” ”
۲۵۷۵۲ میاں مہر اللہ صاحب ۱۰ ” ”
۲۵۷۵۹ حوالدار صلاح الدین صاحب ۷ ” ”
۲۵۷۹۵ ماسٹر محمد طفیل صاحب ڈھلوں ۸ ” ”
۲۵۸۰۴ محمد عبد القیوم صاحب ۱۶ ” ”
۲۵۸۰۵ مستری سلطان احمد صاحب ۱۶ ” ”
۲۵۸۰۷ صوفی عبد الغفور صاحب ۳۰ ” ”
۲۵۸۱۶ میاں اللہ بخش صاحب ۲۱ ” ”

# مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی امدادی خدمات پر ریلیف کمشنر پنجاب کی طرف سے شکریہ کا اظہار

## قائد مجلس کے نام سیکرٹری ریوینیو حکومت پنجاب کا مکتوب۔ خدام کو حکام سے رابطہ پیدا کر کے امدادی سرگرمیاں جاری رکھنے کی ھدایت

## مجلس کی زیر ھدایت اطفال الاحمدیہ کی ایک پارٹی نے ضلع لاہور اور شیخوپورہ کے سرحدی دیہات میں وسیع پیمانے پر خشک اشیاء تقسیم کیں

اسٹاف رپورٹر

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ ریلیف کمشنر پنجاب مسٹر اے یو۔ خان نے قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے نام ایک مکتوب میں ریلیف کے سلسلے میں خدمات کی پیشکش پر خدام الاحمدیہ کا شکریہ ادا کیا ھے اور انہیں ھدایت کی ھے کہ وہ ضلع کے حکام سے رابطہ پیدا کر کے متعلقہ علاقوں میں اپنی امدادی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ مجلس نے حال ھی میں قائم مقام وزیر اعلےٰ آنریبل سردار عبدالحمید دستی اور ریلیف کمشنر پنجاب مسٹر اے۔ یو خان کے نام علیحدہ علیحدہ تاروں کے ذریعہ اپنی خدمات پیش کی تھیں اور انھیں مجلس کی امدادی سرگرمیوں سے جو گزشتہ ایک ھفتہ سے جاری ھیں مطلع کیا تھا۔

علاوہ ازیں مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر ھدایت و زیر نگرانی آج مجلس اطفال الاحمدیہ لاھور کی ایک پارٹی نے جو مربیان کے علاوہ پندرہ سال سے کم عمر کے سات احمدی بچوں پر مشتمل تھی ضلع لاھور اور ضلع شیخوپورہ کے دس سے زائد سرحدی دیہات میں خشک اشیاء اور دوائیں تقسیم کیں۔ اس طرح انھیں دن بھر میں قریباً تین ہزار افراد کی خدمت کا موقع ملا۔

خدام کے امدادی کام سے متاثر ھو کر کل ایک بین الاقوامی امدادی انجمن کے دو یورپی ممبران مجلس کے مرکزی امدادی دفتر میں تشریف لائے اور انھوں نے مجلس کے طریق کار اور ریلیف کی تفصیلات میں گھری دلچسپی کا اظہار کیا۔

### سیکرٹری حکومت پنجاب کا مکتوب

قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے نام ریلیف کمشنر پنجاب کی طرف سے سیکرٹری محکمہ ریوینیو حکومت پنجاب کا جو مکتوب آج موصول ہوا ہے اور جس میں مجلس کی خدمات پر شکریہ کا اظہار کیا گیا ہے اس کا متن درج ذیل ہے۔

”قائم مقام وزیر اعلیٰ پنجاب کے نام آپ کے ۹ ستمبر ۱۹۵۵ء کے تار کے سلسلے میں مجھے ہدایت کی گئی ہے۔ کہ میں خدمات کی ہمدردانہ پیشکش پر ریلیف کمشنر پنجاب کی طرف سے ان کا شکریہ آپ تک پہنچا دوں۔ ان کی خواہش ہے کہ آپ کے خدام کو یہ مشورہ دیا جائے۔ کہ وہ ضلع کے حکام سے بھی رابطہ پیدا کریں۔ اور ان سے متعلقہ علاقوں میں امدادی خدمات بجا لائیں۔“

### سول ڈیفنس کے حکام سے رابطہ

کل صبح مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ایک وفد نے جو شاہد محمد اشرف صاحب ناصر۔ مبارک محمود صاحب اور سید بہاول شاہ صاحب صدر حلقہ سول لائن پر مشتمل تھا، مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا کی معیت میں سول ڈیفنس کے بعض حکام سے ملاقات کی۔ اور انہیں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی امدادی سرگرمیوں سے تفصیلی طور پر مطلع کیا۔ ان حکام نے ان سرگرمیوں میں دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں سراہا اور جب انہیں بتایا گیا۔ کہ مجلس اب تک اسٹیشن ویگن اور ایک موٹر کار میں بارش زدہ علاقوں کا دورہ کرتی رہی ہے۔ جو امدادی پارٹیوں اور امدادی سامان کو متاثرہ قریبی علاقوں میں پہنچانے اور انہیں وسیع پیمانے پر تقسیم کرنے کیلئے ناکافی ہیں۔ تو انہوں نے ازراہ کرم مجلس کو ایک گاڑی عطا کی تاکہ اس کے ذریعہ مجلس کی امدادی پارٹیاں دور دور تک جا کر اپنی امدادی سرگرمیوں کا حلقہ وسیع کر سکیں۔ چنانچہ کل خدام کی ایک امدادی پارٹی کے علاوہ اطفال الاحمدیہ کی ایک پارٹی نے بھی اپنے ناظم حافظ محمد اعظم صاحب کے ہمراہ امدادی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ پندرہ سال سے کم عمر کے ان بچوں کے خشک اشیاء سے بھرے ہوئے تھیلے لٹکائے ہوئے تھے۔

یہ سب اطفال خدام کے دوش بدوش رات کے ساڑھے آٹھ بجے تک لاہور اور شیخوپورہ کے سرحدی دیہات میں یہ اشیاء تقسیم کرتے رہے۔ جن دیہاتوں میں نمبرداروں سے مل کر انہوں نے ریلیف کا کام کیا ان میں شیرے دا کوٹ۔ بستان جیا موسا۔ خاکی۔ ابوالخیر بدو۔ کھرل کے۔ بیگم کوٹ۔ ترڑ اور ٹاکہ وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ان پارٹیوں نے لاہور میں ٹبا لہ گراؤنڈ۔ کشمیر روڈ اور راوی روڈ کے بارش زدہ لوگوں کو بھی خشک اشیاء پہنچائیں۔ اس طرح انہیں دن بھر میں تقریباً تین ہزار افراد کی خدمت کا موقعہ ملا۔

### خدام کی درخواست پر حکام متعلقہ کے اقدامات

ہفتہ کے روز امیر جماعت احمدیہ لاہور مکرم چوہدری اسداللہ خانصاحب کی معیت میں خدام کی امدادی پارٹیوں نے علاقہ مسان شمشان بھوجی اور موضع کھوکھر میں گندگی اور مویشیوں کی نازک حالت کے بارے میں کارپوریشن اور اینیمل ہسبنڈری کے حکام سے فوری اقدامات عمل میں لانے کی درخواست کی تھی۔ یہ امر بہت اطمینان کا موجب ہے۔ کہ یہ حکام نہایت درجہ فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے فوری اور موثر اقدامات عمل میں لائے۔ چنانچہ کل جب خدام کی پارٹی مسان اور شمشان بھوجی کے علاقہ میں دوبارہ پہنچی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی۔ کہ تمام علاقہ پہلے کی نسبت بہت صاف ہے۔ اور وہاں جگہ جگہ جراثیم کش دوائیں چھڑکی ہوئی ہیں۔ وہاں کے رہنے والوں سے جب اس کا سبب دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے خدام کو از حد شکریہ کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ کل یعنی ہفتہ کے روز جب آپ لوگ ہماری شکایات سننے اور ہمیں تسلی دینے کے بعد واپس تشریف لے گئے تھے۔ تو اسی روز شام سے پہلے پہلے یہاں سرکاری عملہ آموجود ہوا۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ سارے علاقے کی صفائی کرائی۔ بلکہ جگہ جگہ دوائیں بھی چھڑکیں اور تمام لوگوں کو طبی امداد بھی بہم پہنچائی۔ سرکاری عملے کے ساتھ جو سرکاری افسر تھا۔ اس نے ہمیں بتایا۔ کہ ہمیں فوری طور پر ان بستیوں میں صفائی کرنے اور مریضوں کو دوائیاں پہنچانے کا حکم ملا ہے۔ ان بستیوں کے رہنے والے اس قدر ممنونیت کا اظہار کر رہے تھے۔ کہ گویا مجسم شکریہ بنے ہوئے تھے۔ اس ضمن میں چیف انسپکٹر صاحب اور چیف سینیٹری آفیسر صاحب لاہور کارپوریشن جنہوں نے خدام کی درخواست پر فوری اقدامات کا حکم صادر فرما کر اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیا خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔

اسی طرح موضع کھوکھر کے متعلق دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہاں ڈائرکٹر صاحب اینیمل ہسبنڈری نے فوری طور پر ڈاکٹر صاحب انچارج شفاخانہ حیوانات ماڈل ٹاؤن کو وہاں پہنچنے کی ہدایت کی چنانچہ انہوں نے وہاں پہنچ کر موضع کے تمام جانوروں کو جو بیماریوں کا شکار ہو کر مر رہے تھے۔ ٹیکہ لگایا اور دوسری احتیاطی تدابیر اختیار کیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق انہوں نے اس موضع اور آس پاس کے علاقے میں ایک سو اکیس مویشیوں کے ٹیکے لگائے۔

یہ حالات دریافت کرنے کے بعد لاہور کارپوریشن اور محکمہ حیوانات کے متعلقہ حکام سے آج پھر رابطہ قائم کیا گیا۔ اور انہیں مبارکباد دی گئی۔ کیونکہ وہ اپنی مستعدی اور فرض شناسی کے باعث اس کے مستحق تھے۔

### بین الاقوامی امدادی انجمن کے نمائندے خدام الاحمدیہ کے دفتر میں

مجلس کے امدادی کام کا شہرہ سن کر اور اس سے متاثر ہونے کے بعد کل اتوار کے روز ایک بین الاقوامی امدادی انجمن ”سروس سول انٹرنیشنل“ کے مسٹر ولیفریڈ کورٹ اور ان کے ایک ساتھی مجلس کے مرکزی امدادی دفتر میں تشریف لائے۔ انہوں نے مجلس کی امدادی سرگرمیوں میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور مجلس کی امداد کو بہت سراہا۔ نیز امید ظاہر کی۔ کہ مجلس اپنی امدادی سرگرمیوں کو اسی جذبہ و جوش کے ساتھ آئندہ بھی جاری رکھے گی۔

### پروفیسر قاضی محمد اسلم کا عزم کراچی

(بقیہ صفحہ اول)

آپ ۱۹۳۹ء میں گورنمنٹ کالج کے شعبۂ فلسفہ و نفسیات کے صدر مقرر ہوئے۔ جہاں تک کالج اور یونیورسٹی کو فلسفے کے میدان میں اعلیٰ بنیادوں پر قائم کرنے اور اسے ترقی دینے کا تعلق ہے۔ محترم قاضی صاحب کا اس میں بہت بڑا دخل ہے۔ شعبۂ نفسیات کی وسعت اور اسکی موجودہ ترقی پذیر حالت جس پر ایک لاکھ سے زائد روپیہ صرف ہوا ہے۔ تمامتر آپ ہی کی مساعیٔ جمیلہ کی رہین ہے۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کا پنجاب یونیورسٹی کے سینئر ترین پروفیسروں اور ماہرین تعلیم میں شمار تھا۔ اس عرصہ میں آپ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم پنجاب اور سیکرٹری حکومتِ پنجاب کے عہدوں پر بھی فائز رہے۔ پھر ملک کے تعلیمی مسائل پر غور کرنے کے لئے مرکز نے جو تعلیمی کانفرنس طلب کی تھی۔ آپ نے اس میں پنجاب کے ماہرین تعلیم کے وفد کی قیادت کی۔ آپ کے زمانہ تعلیم و تدریس میں جن طلبا نے فارغ التحصیل ہو کر زندگی میں قدم رکھا ہے۔ ان میں سے اکثر کو قومی یونیورسٹیوں۔ افواج کے انتخابی بورڈ اور پبلک سروس کمیشن وغیرہ میں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔

آپ کے وفاقی دارالحکومت میں تشریف لے جانے سے آپ کی کمی کو نہ صرف ڈائرکٹر محکمہ تعلیم پروفیسر سراج الدین نے محسوس کیا۔ (جنہوں نے آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ پروفیسر قاضی محمد اسلم نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور خداداد فراست کی مدد سے فلسفہ اور نفسیات کے خشک مضامین کو مقبول اور ہر دلعزیز بنانے میں بہت اہم پارٹ ادا کیا ہے) بلکہ پنجاب یونیورسٹی اور ریڈیو پاکستان نے بھی آپ کے یہاں سے تشریف لے جانے کو محسوس کیا ہے۔ کیونکہ ان ہر دو اداروں میں بصیرت افروز تقاریر اور مکالموں کی وجہ سے آپ کو بے حد مقبولیت حاصل تھی۔

(سٹاف رپورٹر)

### شہری دفاع کے تربیت یافتہ رضاکاروں کو ہدایت

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ صوبائی امدادی افسر نے ضلع لاہور کے تمام رضاکاروں سے جو شہری دفاع تربیت سکول پنجاب میں باقاعدہ بچاؤ کی تربیت حاصل کر چکے ہیں کہا ہے۔ کہ وہ فوراً شہری دفاع ہیڈ کوارٹرز نزد تھانہ پرانی انارکلی حاضر ہوں اور لاہور میں بچاؤ کا کام سنبھالیں۔